میت کو بلاوجہ دوبارہ غسل دینا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-11949 تاریخ:17-01-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میت کو ایک مرتبہ سنت کے مطابق غسل دے دینے کے بعد بغیر کسی وجہ کے دوبارہ غسل دینے کی صورت میں کیا بندہ گنہگار ہو گا؟ حوالے کے ساتھ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال کا جواب جاننے سے پہلے یہ یاد رہے کہ میت کو غسل دیتے وقت اس کی ہر کروٹ پر تین تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے؛ بغیر کسی حاجت کے تین مرتبہ پر زیادتی کرنا اسراف، مکروہِ تحریمی وناجائز ہے، بلکہ فقہائے کرام نے تو یہاں تک صراحت فرمائی ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد اگر میت کے جسم سے کوئی نجاست خارج ہو جائے تب بھی غسل کا اعادہ نہیں کیا جائے گا، فقط اس نجاست کو صاف کر کے اس جگہ پانی بہادینا ہی کافی ہو گا، وجہ اس کی یہ ارشاد فرمائی کہ میت کو دوبارہ غسل دینے کی مطلقاً کوئی حاجت نہیں۔

اس پوری تفصیل سے واضح ہوا کہ صورتِ مسئولہ میں جب میت کو ایک مرتبہ سنت کے مطابق غسل دے دیا گیا، تو اب بلاوجہ شرعی دوبارہ غسل دینے کی اصلاً کوئی حاجت نہیں، لہٰذا اس

صورت میں پانی بہانا بلا شبہ پانی کو بے کار ضائع کرنا ہے، جو کہ اسراف اور ناجائز و گناہ ہے اور ایسا کرنے والا شخص گنہگار بھی ہو گا۔

میت کو غسل دیتے ہوئے بلا حاجت تین بار سے زائد پانی بہانا اسراف اور مکروہِ تحریمی ہے۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(ویصب علیه الماء عند کل اضطجاع ثلاث مرات) لما مر (وإن زاد علیها أو نقص جاز)" یعنی میت پر ہر کروٹ پر تین مرتبہ پانی بہایا جائے جیسا کہ ما قبل یہ بات گزر چکی ہے، اور اگر کسی شخص نے اس پر زیادتی کی یا کمی، تو یہ بھی جائز ہے۔

(جاز) کے تحت فتاویٰ شامی میں ہے: " أي صح و کره بلا حاجة لأنه **إسراف** أو تقتیر " ترجمہ: یعنی درست ہے لیکن بلا حاجت ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں اسراف ہے یا پھر حد سے کمی کرنا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، باب صلاۃ الجنائز، ج 03، ص 104، مطبوعه کوئٹه)

(جاز) کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "ای صح لا حل والا فهما اسراف و تقتیر **والحکم فیهما کراهة التحریم**" یعنی ایسا کرنا درست تو ہے مگر حلال نہیں اور اگر ایسا نہ ہو تو بلا شبہ یہ دونوں باتیں اسراف اور تقتیر میں داخل ہیں اور حکم ان دونوں میں کراہتِ تحریمی کا ہے۔

(حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، باب صلاۃ الجنائز، ج 01، ص 366، مطبوعه کوئٹه)

نیز حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: " ویسن أن یصب الماء علیه عند کل إقعاد ثلاثاً، والزیادة علی الثلاث جائزة للحاجة، وإلا ینبغي أن یکون إسرافاً " یعنی میت پر ہر کروٹ پر تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے۔ البتہ حاجت کے وقت تین پر زیادتی کرنا شرعاً جائز ہے، اور اگر حاجت نہ ہو تو چاہیے کہ یہ اسراف کے زمرے میں آئے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب احکام الجنائز، ج 01، ص 205، مکتبہ غوثیہ)

غسل کے بعد اگر نجاست نکل آئے تو دوبارہ غسل کے اعادے کی کوئی حاجت نہیں۔ جیسا کہ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ”(فإن خرج منه شيء غسله ولا يعيد غسله ولا وضوءه، لأن الغسل عرفناه بالنص وقد حصل مرة) أي وقد حصل الغسل مرة، فلا يحتاج إلى الإعادة“ ترجمہ: اگر میت کو غسل دینے کے بعد اس کے بدن سے کوئی نجاست نکلے تو اس نجاست کی جگہ کو دھو دیا جائے پورے غسل کا اعادہ نہ کیا جائے اور نہ ہی وضو کا اعادہ کیا جائے کیونکہ غسل کو ہم نے نص سے پہچانا ہے اور یہ ایک مرتبہ میں ہی حاصل ہو چکا ہے یعنی ایک مرتبہ غسل حاصل ہو چکا ہے پس اب اس کے اعادے کی کوئی حاجت نہیں۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، باب الجنائز، ج 03، ص 451-452، مطبوعہ ملتان)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ ”بعد نہلانے کے میّت کے پانی یا دوا یا پاخانہ مُنہ یا پاخانہ کی جگہ سے نکلے تو غسل دوبارہ دیا جائے گا یا جگہ پاک کی جائے گی؟“ آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”**غسل دوبارہ دینے کی مطلقاً کسی حال میں حاجت نہیں۔** اگر نجاست بر آمد ہو دھو دی جائے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج 09، ص 98، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

13 جمادی الاخری 1443ھ / 17 جنوری 2022ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے